رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM
Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ ۵ روپیہ ۵ عرب سے ۵ روپیہ ۵ عرب سے دوسرے ممالک

قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے۔

چہ غوغا باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی ✻ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

مدینۃ المسیح ۲

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۱۸

یادگاری نمبر کی اشاعت کیلئے تمہارا فرض کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یوم وصال کی تقریب پر الحکم کا خاص پرچہ شائع کرنا اور نہ کرنا یہ جماعت کے ہر فرد کی ہمت اور کوشش پر موقوف ہے۔

تبلیغ و اشاعت کے سکرٹری صاحبان معلوم نہیں کس خیال میں ہیں؟ یادگاری نمبر کے متعلق یہ آخری تحریک ہے۔ جو الحکم کے ذریعہ کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے بعد جو نمبر شائع ہوگا۔ وہ

الحکم کا وہی موعود پرچہ ہوگا

قادیان سے میں نے دو ہزار کی اپیل کی تھی۔ مگر ابھی تک قادیان سے ایک ہزار کی درخواستیں بھی موصول نہیں ہوئیں میں نے اپنا فرض ادا کر دیا اور اعلان کر دیا۔ بار بار تحریک غیر ضروری سمجھتا ہوں۔

ان حالات میں میں نہیں کہہ سکتا کہ الحکم کا دس ہزار نمبر شائع ہو سکے گا؟ یا نہیں؟ حالات امید افزا نہیں مگر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ خاص پرچہ انشاء اللہ العزیز شائع ضرور ہوگا۔

میں اس آخری تحریک کے ذریعہ ان روحوں کو پکارتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے ایک محبت اور عشق رکھتے ہیں۔ میں حضرت ہی کا نام بلند کرنے اور آپ کے اخلاق و سیرۃ اور کارناموں سے واقف کرنے کے لئے یہ ایک پرچہ نکالنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اپنے محبوب کا نام آفاق میں پہونچانے کے لئے میرے معاون ہو سکتے ہیں۔ تو اس تعداد کو دس ہزار تک پہنچا دو۔ گذشتہ اشاعت کے بعد جن لوگوں نے درخواستیں بھیجی ہیں۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

۱۔ سید عبدالحئی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ منصوری ۲۵ کاپی
(مگر میں انکو توجہ دلاتا ہوں کہ کم از کم ۱۰۰ کاپی خریدیں۔)
۲۔ منشی محمد اشرف خانصاحب فیروزپور ۱۰۰ کاپی
۳۔ مولوی صدرالدین سکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ ۱۰۰ کاپی
۴۔ خانصاحب مولوی انوار حسین خانصاحب شاہ آباد ۲۵ کاپی
۵۔ سید انعام اللہ شاہ صاحب منیجر گٹ فیکٹری ۲۵ ک
۶۔ سکرٹری صاحب مسلم گروپ قادیان ۵ کاپی
۷۔ فدائے سلسلہ منشی ہاشم علی صاحب سنوری ۲۵ کاپی

مندرجہ بالا احباب میں سے خانصاحب انوار حسین شاہ صاحب اور سکرٹری مسلم گروپ اور منشی محمد اشرف خانصاحب خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ خانصاحب اکیلے ہیں۔ وہاں جماعت نہیں اور مسلم گروپ مدرسہ کے چھوٹے بچوں کی جماعت ہے اور خانصاحب محمد اشرف خانصاحب بھی اپنی ذات کی طرف سے ۱۰۰ کاپی خرید کر رہے ہیں۔ نہ کہ جماعت فیروزپور کیطرف سے

کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ لاہور۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ گجرات۔ پشاور وغیرہ کی جماعتیں ابھی تک خاموش ہیں۔ احباب جلد اس تعداد کو پورا کریں۔ ایسا ہی مضامین نگار حضرات جو وعدے کر چکے ہیں۔ اپنے مضامین جلد بھیجدیں۔ اور خریدار صاحبان یہ بھی تحریر فرما دیں کہ یہ پرچہ ان کو کتنے بھیجے جاویں یا یہاں سے مختلف احباب کے نام روانہ کئے جاویں۔ یہ پرچہ مفت تقسیم ہوگا تاکہ تبلیغ کا ذریعہ ہو سکے۔

خاص نمبر قادیان سے انشاء اللہ العزیز ۲۳ مئی سنہ ۱۹۲۴ء کو روانہ ہوگا۔ تاکہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۲۴ء کو پہنچ جاوے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب جلد اطلاع دیں۔ ۱۴ مئی سنہ ۱۹۲۴ء سے چھپنا شروع ہو جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز (عرفانی)

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر شائع کیا۔)

ختم قرآن اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا

۲۹ رمضان مطابق ۱۴ مئی ۱۹۲۴ء کو قرآن مجید کے ترجمہ کا ختم ہوا جو حضرت حافظ روشن علی صاحب شروع رمضان سے دے رہے تھے۔ سورہ والناس کا درس حضرت خلیفۃ المسیح نے دیا۔ اور اس سورۃ کے جو حقائق و معارف بیان کئے وہ اس تقریر سے ظاہر ہونگے جو کسی اگلی اشاعت میں۔ انشاء اللہ العزیز میں شائع کرونگا۔ آپ نے انسان کے شخصی اور تمدنی کمالات کی حقیقت اس کے موثر اثرات اور متاثر اثرات پر نہایت معنی خیز اور قلوب کو ہلا دینے والے حقائق کا اظہار فرمایا۔ اور ختم قرآن کے بعد آپ نے ایک لمبی دعا قبل از وقت ہو کر محراب میں بیٹھ کر تمام جماعت کو لے کر کی مسجد اقصیٰ جس میں مستشفین کی رسیوں کا جال تنا ہوا تھا۔ مرد تول اور مردوں سے پُر تھی۔ شاید ہی کوئی آدمی باہر رہا ہو۔ اور حقیقت میں اگر کسی کو قادیان کے ساکنین میں سے یہ موقع نہیں ملا تو اس کی بدقسمتی پر خدا رحم کرے۔ ۵۰ منٹ تک حضرت نے دعا کی۔ دعا کیا تھی؟ خدا کے ملائکہ اترتے نظر آتے تھے۔ میں شاعرانہ مبالغہ سے یہ بات نہیں کہہ رہا ہوں۔ میں اپنے قلب کو دیکھتا تھا۔ کہ اس کے اندر خشوع و خضوع کا ایک سمندر موجیں مارتا تھا۔ اور مسجد دارالذکا بنی ہوئی تھی۔ جوں جوں دعا لمبی ہو رہی تھی۔ قلوب میں رقت اور خدا تعالےٰ کے جلال و عظمت کے سامنے جھکنے میں ایک لذت محسوس ہوتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے کیا دعائیں کیں؟ علام الغیوب ہی جانتا ہے۔ مگر قیاس چاہتا ہے کہ یہ وہ دعائیں ہیں جو سہام اللیل کہلاتی ہیں اللہ تعالےٰ ان دعاؤں کو ہمارے حق میں اور تمام دنیا کے حق میں قبول فرمائے اور یقین ہے۔ کہ

فرشتے ان کیلئے آسمان کے دروازے کھول رہے تھے

بعض باتیں الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ کیفیات کا تذکرہ مادیات کی صورت میں کیسے ہو۔ اسوقت کا سماں اور حالت بتا رہی تھی کہ آسمان سے ملائکہ کی ایک فوج اتر رہی ہے اور قلب محمود سے لیکر آسمان تک کوئی جگہ خالی نہیں کہ وہ فوج ان دعاؤں کے لیجانے میں مصروف نہ ہو۔ میں یہی دیکھتا اور محسوس کرتا تھا۔

وہ سب دوست جو اس دعا میں موجود تھے۔ خواہ اس جگہ ہونے کے سبب سے یا حضرت کی دعاؤں میں شریک ہونے کے سبب وہ

خوش قسمت اور قابل مبارکباد ہیں

مگر یاد رکھیں کہ اسلام عیسائیوں کے لئے کفارہ کا قائل نہیں بلکہ اس کی تردید کرتا ہے۔ خدا کے پیارے کی دعائیں یقیناً قبول ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنے ظرف اس قبولیت سے فائدہ اٹھانے کے لئے طیار نہ کریں۔ اور اپنے اندر اہلیت پیدا نہ کریں تو باوجود قبول ہونے کے یہی (خدانکرے) محروم ہو سکتے ہیں۔

اس لئے ضرورت ہے کہ ہم وہ اہلیت پیدا کریں اور وہ یہی ہے کہ خدا کے قائم کردہ سلسلہ کے ساتھ اپنا پیوند زیادہ مضبوط اور قریب کریں۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کیلئے ضرورت ہے کہ ہماری عقیدت ارادت و اطاعت کا تعلق مضبوطی کے ساتھ اس کے ساتھ لگا ہوا ہو تا جو فیض وہ الوہیت کے چشمہ سے پا رہا ہے۔ ہم بھی اس سے حصہ لے سکیں۔ غرض میں تمام جماعت کو عموماً اور ان احباب کو خصوصاً جو حاضر تھے یاد دعاؤں میں نام بنام شریک تھے۔ مبارکباد دیتا ہوں۔ وہ اسی فضل اسی کرم کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت اور کامیابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں +

دارالامان میں عید کی صبح

حضرت خلیفۃ المسیح کی سیرۃ کا ایک جلوہ

یتامیٰ و مساکین اور بیوگان کی ہمدردی کی ایک شان

پورے ۳۰ دنوں کا رمضان ۱۵ رمئی ۱۹۲۴ء کو ختم ہوا اور افق مغرب سے ہلال عید نمودار ہوا۔ اللہ تعالےٰ اس ہلال عید کو اسلام اور اہل اسلام کے لئے برکات اور فضلوں کا ہلال بنا دے۔ اور وہ مصائب جو اسلامی دنیا پر اسلام سے ناواقفی۔ بے عملی۔ غفلت اور سستی سے آرہی ہیں ان کو

سلسلہ عالیہ کے ذریعہ دور فرماوے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح کی حالت کو میں ان کے چہرہ سے پڑھتا تھا۔ اور اپنے قلب پر اس کا ایک پرتو پاتا تھا۔ اندر ہی اندر وہ کسی گہرے فکر اور درد سے بیقرار تھا۔ یہ غم یہ فکر مسلمانوں کی حالت اور جماعت احمدیہ کے فرائض اور اپنی ذمہ داریوں کا تھا۔ ۲۹ رمضان ۱۳۴۲ھ کو ختم قرآن کے بعد جو دعا اس نے کی اور پورے ۵۰ منٹ تک کی وہ بھی بتاتی تھی کہ

وہ کیوں اور کسقدر بیقرار ہے

یوں تو آپ رمضان کے مہینے میں حضرت رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر جود و سخا میں ترقی کر رہے تھے۔ مگر عید کی آمد پر آپ ایک درد سے مضطرب ہو گئے یہ درد یہ احساس ان بچوں اور ان عورتوں کی حالت کے تصور سے پیدا ہوا جو یتامیٰ اور بیوگان کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ یتیم اور بیوہ کی عید غم و ماتم کا دن ہو سکتا ہے۔ ان کے گھروں میں عید اور ان کے قلوب میں مسرت کی لہر دوڑ نہیں سکتی۔ آپ نے بجنہ اماء اللہ کے فرائض میں یہ بات بھی رکھی تھی کہ وہ یتامیٰ کیساتھ اسطرح پر محبت کریں۔ کہ ان کے وہ جذبات محبت و مسرت کے جوش جاتے ہیں۔ پھر سوچ لیں اور اس پر آپ نے عمل درآمد کرایا بھی ہے۔ کہ بجنہ کی ممبر یتامیٰ کو بلا کر دعوتیں دیتی ہیں اور ان سے اس طرح محبت و پیار کا برتاؤ کرتی ہیں جیسے اپنے عزیزوں سے اس عید کی تقریب پر

حرت کی ہمدردی نے جوش مارا اور جناب مولوی رحیم بخش صاحب کو اپنی جیب سے ایک معقول رقم دی کہ نہایت عمدہ زردہ تیار کر کے علی الصباح تمام یتامیٰ اور بیوگان میں اور دوسرے مساکین کے ہاں تقسیم کیا جاوے۔ اور ٹھیک ایسے وقت جبکہ ہر شخص صبح عید کو اپنی مسرت و خوشی کی لہروں میں مست ہو کر کھانا پیتا ہے۔ اور ہر ایک بچہ کو ۲ رکے پیسے عیدی کے طور پر دیا جاوے۔

چنانچہ فوراً فہرست طیار ہوئی۔ اور مولوی صاحب اپنے معاونین کی ایک جماعت لے کر اس کام میں مصروف ہو گئے۔ افسر لنگر خانہ میر محمد اسحٰق صاحب اور ان کا عملہ رات بھر اس انتظام میں مصروف رہا۔ اور فجر کی نماز کے بعد قادیان کی گلیاں ان لوگوں کی چہل پہل سے ایک عجیب موثر نظارہ پیش کر رہی تھیں۔ جو یتامیٰ اور مساکین اور بیوگان کے گھروں پر کھانا لئے ہوئے جا رہے تھے۔ وہ بچے اور وہ عورتیں جنہوں نے رات ایک فسردگی کے ساتھ بسر کی تھی۔ جن کے داغ جگر تازہ ہو رہے تھے۔ اپنی بے کسی پر حیران تھیں۔ ان کی قلبی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ جبکہ سب سے پہلے ان کے گھروں پر

پلاؤ اور زردہ کے رکاب

تقسیم ہو رہے تھے۔ اور نہایت محبت اور پیار کے ساتھ بچوں کو عیدیاں دی جا رہی تھیں۔ یہ نظارہ سنگدل سے سنگدل انسان کے قلب پر بھی اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ میں نے جب تقسیم طعام کی ایک جماعت کو دیکھا

میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل گئے

کہ خدا نے ہمکو ایسا امام دیا ہے جس کے دل میں ہمارا غم اور درد ہم سے زیادہ ہے۔ اس مرنے والے کو اپنی اولاد کا کیا فکر جس کو یقین ہو کہ وہ ایسے محسن آقا کے ہاتھ میں اپنے بچوں کو چھوڑے جاتا ہے۔ جو عید کا کھانا نہیں کھاتا جب تک اسے یہ رپورٹ نہ مل جاوے کہ سب کھا چکے۔ وہ اپنے بچوں میں ایک پیسہ نہیں تقسیم کرتا جب تک بن باپ کے بچوں کو برابر تقسیم نہیں کر لیتا۔

حقیقت میں یہ روح ہے جس کے اندر سے آواز آتی ہے کہ یہی حقدار تھا۔ کہ

خدا کے قائم کردہ سلسلہ کا امام ہوتا

اور حضرت مسیح موعودؑ کا خلیفہ اور جانشین قرار پاتا اور یہی روح ہے۔ جو ساری جماعت کو پکارتی ہے کہ تم میں سے ہر ایک کے اندر یہی جذبہ ہو۔ یہی قربانی اور ایثار ہو۔ آؤ ہم اپنے نفسوں میں غور کریں کہ ہم نے کیا کیا؟ اس کا جواب سوائے شاذ حالتوں کے

کچھ نہیں ہوگا

کسی قوم کی ترقی اور عروج کے لئے ضروری ہے کہ اس میں اپنے یتیموں اور افتادہ بھائیوں کے لئے محبت اور ہمدردی کا زبردست جذبہ ہو۔ یہ بچے کل کو قوم بننے والے ہیں۔ اور معلوم نہیں ان میں کیسے کیسے قیمتی جوہر ہیں۔

کیا حضرت امام کا یہ فعل ہم کو تحریک نہ کریگا۔ کہ ہم ایک

باقاعدہ یتیم خانہ کھولدیں

اور کم از کم اپنی اپنی جگہ یتامی کی خبرگیری تعلیم و تربیت کے لئے مستقل انتظام کریں۔ غرض یہ موثر نظارہ جو ۲ مئی ۱۹۲۴ء کی صبح کو قادیان کی گلیوں نے دیکھا۔ وہ قادیان کی تاریخ میں ایک یادگار رہیگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے موقعوں پر ہمیشہ اس کا انتظام رکھا کرتے تھے۔ اور آپ کے فیض سے متعدد یتامیٰ اور مساکین اور بیوہ عورتیں پرورش پاتی تھیں۔ مگر ان کی تعداد بہت کم تھی۔ اب قادیان کی آبادی کے بڑھ جانے کے باعث یہ تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر تین سو کے قریب کو کھانا تقسیم ہوا۔ اور نقدی دی گئی۔

یتامیٰ اور ایامیٰ کی اس دعوت کے لئے ۴ دیگ زردہ کی اور ۵ پلاؤ کی طیار ہوئیں۔ جو تقسیم ہوئیں۔

اس کھانے میں کسی مہمان کا کوئی حصہ نہ تھا۔ بلکہ خالصتہً یہ یتامیٰ اور ایامیٰ کے لئے طیار ہوا تھا۔

اے یتیموں کے والی! تجھ پر سلام۔ کہ تو آپ ہمارے لئے سلامتی لے کر آیا ہے۔ اللہ تعالےٰ تیرے ارادوں میں برکت دے اور تیرے ہاتھ پر سلسلہ کا بول بالا کرے۔ اور تو وہ وجود ہو جس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوں۔ جو سلسلہ کے اوج و عروج اور جلال و اقبال کے وعدوں کو اپنے اندر رکھتی ہیں۔ آمین

اس اولوالعزم اور شفیق سردار کی رہنمائی میں جماعت کی ترقی اور حفاظت کے لئے خدا کے فضل سے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اگر ہم اپنی طاقتوں اور کوششوں کو اس کے مقاصد اور اغراض کے ماتحت پوری یک جہتی اور ایثار کے ساتھ لگا دیں۔ کچھ شک نہیں تھوڑے دنوں کے لئے ہم ایک بوجھ محسوس کریں گے۔ مگر نتائج بہت جلد سبکدوش کر دیں گے ؂

دارالامان میں عید

چاند دیکھ لیا! چاند دیکھ لیا!! چاند میں نے بھی دیکھ لیا!!!

مندرجہ عنوان وہ آواز تھی جو ہلال عید کی خوشی میں صاحبزادہ مبارک احمد سلمہ اللہ الصمد نے چاند دیکھ کر اپنے گھر میں بلند کی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے قلب میں اس نے ایک برقی رو پیدا کی۔ جس کا نتیجہ رمضان اور عید کے فلسفہ پر ایک نہایت منظم اور مدلل مضمون تھا۔ جس کا ایک حصہ آپ نے خطبہ عید کی صورت میں ظاہر فرمایا۔ میں اس خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں دونگا۔ اور مجھے اعتراف ہے کہ وہ کیفیت اور حالت جو اس خطبہ کے سننے کے وقت میری اور دوسرے لوگوں کی تھی۔ یہ الفاظ اس کو کسی صورت میں ظاہر نہیں کر سکتے۔

نماز عید حسب معمول باغ میں ہوئی۔ اور ساڑھے نو بجے کے قریب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ بعد نماز آپ نے خطبہ پڑھا۔ اس میں آپ نے بتایا کہ

عید کی خوشی ایک ایسی خوشی ہے۔ کہ اس میں سب شریک ہوتے ہیں۔ ہلال عید کے دیکھنے کے لئے ایک عام بیتابی اور شوق پایا جاتا ہے۔ باوجودیکہ ۲۹ تاریخ کے بعد عید یقینی ہوتی ہے۔ پھر بھی چاند دیکھنے کے لئے لوگ بے تاب ہوتے ہیں۔ اس بیتابی اور خوشی کا راز کیا ہے؟

اس کے مختلف مدارج ہیں۔ بچوں کی خوشی محض اسی حد تک ہے کہ وہ اس دن نئے کپڑے پہنیں گے اور اچھے اچھے کھانے کھائینگے۔ اور ایک عارف کی خوشی کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اس لئے خوش ہے۔ کہ جو مجاہدہ اور قربانی اسکو خدا کے لئے کرنا پڑی تھی اس کو اس نے پورا کرنے کی توفیق پائی۔ اور اب وقت آیا ہے کہ وہ اس کے ثمرات سے حصہ لے۔ اور یہ خوشی ایسے لذات نفس میں محو کرنے کا ذریعہ نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ اس کی روحانی ترقی کا موجب ہے۔ اور آج روزانہ عبادت میں

ایک اور نماز کا اضافہ ہوگیا

غرض آپ نے عید کی خوشی کی ایک فطرتی خوشی ہونے اور اسلامی عید کے دوسری قوموں کی عیدوں سے ممتاز ہونے اور آج کے خطبہ کی تحریکات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ

رمضان دراصل انسان کو ان قربانیوں کے لئے طیار کرتا ہے جو انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کو کرنی پڑتی تھیں۔ اور ان کا عہد بھی ایک رمضان ہوتا ہے۔ اور ان کی زندگی کے آخری ایام سلسلۃ النقد رسے مشابہ ہوتے ہیں جن میں وہ اپنے سلسلہ کی تمام ضروریات کی تکمیل کی داغ بیل ڈال دیتا ہے۔ اور بیج بو دیتا ہے۔ پھر اس کے بعد عہد عید آتا ہے۔ جبکہ وہ بیج بارآور ہوتا ہے۔ اور رمضان کی تکمیل کے بعد ہلال عید نمودار ہو جاتا ہے۔ رمضان میں جس طرح پر بقائے نفس اور بقائے نوع کی قربانیوں کا سبق تھا۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو ہر قسم کے ابتلاؤں اور امتحانوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ ان کے ساتھ مختلف قسم کے مقاطع کئے جاتے ہیں۔ اور دشمن ہر طرح سے ان کو ستاتے ہیں۔ اور خدا کی رضا کے لئے وہ ان سب تکالیف کو برداشت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ اس کے بعد عید آنے والی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا عہد بھی ایک رمضان کی کیفیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور آپ ہلال رمضان کی صورت میں نمودار ہوئے تھے۔ پہلی رات کے چاند کو ہر شخص نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح آپ کو بھی ہر شخص نے نہ دیکھا۔ بہت تھوڑے تھے جنہوں نے دیکھا۔ اور ان میں سے بہت تھوڑے تھے جنہوں نے اس کو اس نظر سے دیکھا۔ جو ایک عارف دیکھتا ہے۔ انہوں نے خدا کے لئے اس کے واسطے ہر قسم کی تکالیف کو برداشت کیا۔ اور مختلف قسم کی قربانیوں کی توفیق پائی۔ اس کے عہد کے آخری ایام شب قدر کا رنگ رکھتے تھے۔ اور جو کہ سلسلہ کے لئے ضروری تھا اس سب کی داغ بیل پڑ گئی۔ یہ زمانہ چونکہ اس سے ملا ہوا ہے۔ اس لئے طلوع فجر کے قریب قریب ہے جنہوں نے پہلی رات کا چاند نہیں دیکھا تھا۔ آخر میں دیکھا۔ وہ بھی رمضان میں شریک ہو گئے ہیں۔ جیسے رکوع میں ملنے والا جماعت کو پالیتا ہے۔ پس اگرچہ وہ **سابقون الاولون** کے برابر نہیں۔ مگر انہوں نے بھی رمضان کو پالیا۔ اب ترقیوں کا عہد آنے والا ہے۔ اور ہلال عید نمودار ہونے کو ہے۔ امو قت سب کے سب عید کی خوشی میں شریک ہونے کے لئے طیار ہوں گے مگر حقیقی عید ان کی ہی ہوگی۔ جنہوں نے خدا کی رضا کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کی ہیں۔ بہت ہوں گے جو اس وقت سلطنتوں اور حکومتوں کے رجوع کو دیکھ کر سلسلہ میں داخل ہو جائیں گے۔ کچھ شک نہیں مومنوں کے لئے وہ عید کا دن ہوگا۔ اور وہ بھی ان لذائذ اور انعامات سے بہرہ ور ہونگے۔ جو سلسلہ کی مادی ترقی کے ساتھ آئیں گی۔ مگر وہ ان ترقیات میں بھی اپنی عبادت کے لئے ایک زائد موقعہ پائیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہمارے خدا نے

جو وعدے کئے تھے آج وہ پورے ہوئے اور اس خوشی میں وہ شکرئے سجدات بجا لائینگے۔ مگر ایک بڑی جماعت ایسی ہوگی جو اسطرح پر اس خوشی میں شریک ہوگی۔ جیسے آج بچے شریک ہو رہے ہیں۔ یا عوام خوش ہو رہے ہیں۔

پس حقیقی عید کے لئے تم کو ضرورت ہے کہ ہر قسم کی قربانیوں کی ہر قسم کے مجاہدات کی جب تک انسان خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کو طیار نہو جائے۔ اور اس کی رضا کے لئے بقائے نفس اور بقائے شخصی کی ضرورتوں تک کو قربان نہیں کر دیتا۔ اور ہر چیز کو جو پیاری سے پیاری ہو چھوڑ دینے کا عہد اپنے نفس سے نہیں کر لیتا۔

اس کی عید کی خوشی بچوں کی خوشی سے نہیں

یہ مضمون نہایت مؤثر اور جاذب تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق دے کہ ہم رمضان کے اس سبق کو اپنی عملی زندگی میں دکھا سکیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت کے اس حصہ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد شریک جماعت ہوا ہے۔ فرمایا کہ سابقون الاولون کی قدر و احترام کرو۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے شب اول کے چاند کو دیکھا۔ اور اس عہد رمضان میں خدا کی رضا کے لئے اپنے عزیزوں۔ رشتہ داروں اپنی جائدادوں اور اور مفاد دنیوی کو ترک کر دیا۔ جب ترک کرنے کی نوبت آئی۔ ہر دکھ اور تکلیف کو جھیلنے کے لئے وہ آمادہ ہو گئے۔

غرض آپ نے جماعت کو بتایا۔ کہ

ترقیات کا عہد آتا ہے اور وہ قریب ہے

مگر اس سے پہلے ضروری ہے کہ تم ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اموال و نفوس۔ دینی تعلقات اور کاروباری علایق کوئی چیز تمہاری راہ میں روک نہو۔ اور تم ہر قسم کے مشکلات اور مصائب کو برداشت کرتے ہوئے۔ آگے بڑھے چلو کہ اس کا انجام عید ہے۔ اور وہ عید بھی تمہیں لذات نفسانی میں مبتلا کرنے کا ذریعہ نہ ہو۔ بلکہ اس میں بھی تمہاری عبادات میں ترقی ہو

نوٹ۔ ذاتی عناد اور تعصبات کو اسلام کے لئے آڑ بنایا تو یاد رکھو۔ کہ

اسلام کے مٹانے والے تم ہو گے

اسلام تو خدا کا دین ہے اس کی حفاظت و بقا کا خود اس نے وعدہ کیا ہے۔ تم خود مٹ جاؤ گے۔ اور اسلام کو زندہ رکھنے والے اپنی ہستی کو کھو کر بھی اسے انشاء اللہ زندہ کرینگے۔ اور ان ہستیوں کو تم اسی جماعت میں شاہدہ کرو گے جو

احمدی جماعت کے نام سے کام کر رہی ہے

ریاست بھرت پور میں مساجد کی شہادت اور قرآن کریم کی بے حرمتی

مسلمانوں کیلئے تازیانہ عبرت

شامتِ اعمال ما آورد ایامے چنین

ریاست بھرت پور کے آریہ حکام کی کارستانیوں سے ہم اس وقت واقف ہوئے تھے۔ جب انہوں نے شدھی کے معاملہ میں آریوں کی حوصلہ افزائی کی تھی۔

اکرن کے معاملہ میں بہت کچھ لکھا گیا۔ اور جماعت احمدیہ نے جائز حد تک ریاست کا مقابلہ کیا۔ اور خدا کے فضل سے اسی اکرن میں پھر قبول اسلام کی صدائیں بلند ہوئیں۔ اسوقت جبکہ ہم ریاست بھرت پور کے حکام کے استبدادی قوانین کا مقابلہ کر رہے تھے۔ شدھی کے مقابلہ کے لئے مسلمانوں کا روپیہ جمع کرنے والی انجمنوں نے ہمارے ساتھ عملی تعاون سے انکار کیا۔ اور انہوں نے اسلام کی حمایت اور اشاعت کے مقابلہ میں

اپنے نفس دنی کی پرستش کی

ان کی اس شامت اعمال کا نتیجہ آج نکل آیا۔ کہ ریاست بھرت پور میں

مساجد شہید ہو رہی ہیں اور قرآن کریم کی بے حرمتی کی جا رہی ہے

توسیع شہر کے نام سے آٹھ مساجد شہید کی جائینگی جن میں سے بعض گرائی جا چکی ہیں۔ اور ایک اسلامی مدرسہ کو مسجد سے نکال کر باہر کیا گیا۔ اور قرآن کریم کے اوراق پارہ پارہ کر کے ہوا میں اڑا دئے۔

اب جمعیتہ العلماء کا سارا زور تاروں پر خرچ ہو رہا ہے۔ اور اس سے غرض صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کو بتایا جاوے کہ ہم کام کر رہے ہیں۔

کانپور کی مسجد کا غسل خانہ ٹوٹا تھا۔ تو ایک قیامت برپا ہو گئی تھی۔ اور گولیاں چل گئی تھیں۔ یہاں مسجدیں شہید ہو رہی ہیں۔ اور قرآن کریم کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ مگر علمائے دیوبند کی جماعت دیکھ رہی ہے کہ کیا کیا جاوے۔

مسلمانوں پر جسقدر ادبار اور مصیبت کی گھٹائیں آ رہی ہیں۔ یہ ان کی بے اعتدالیوں اور شومی اعمال کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے ایک مشرک کو اپنا امام مقرر کر کے قرآنی احکام کی ہتک کی۔ اور اس کا نتیجہ وہ ارتداد ہے جو ملکانہ قوم میں شدھی کی صورت میں پیدا ہوا۔ بھرت پور کے معاملہ میں دیدہ دانستہ تغافل کیا۔ اور محض اس لئے کہ ہم میدان جنگ میں تھے۔

اعانت اسلام سے پہلوتہی کی

اور اب یہ سزا بھگت رہے ہیں۔ کہ مساجد ان کے سامنے گرائی جا رہی ہیں اور وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کی اس تغافل شعاری پر ملامت کے بعد ہم ریاست کے والی اور ان کے ارکان دولت کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ یہ طریق مسلم آزاری کا کبھی بہترین نتائج پیدا نہ کریگا مخانہ خدا کی بے حرمتی اور کلام خدا کی توہین اچھا پھل نہ لائیگی

مسلمانوں کے جذبات مذہبی کی یہ توہین معمولی توہین نہیں۔ ہم اس کو گوارا کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے جسم کو نوچ لیا جاوے۔ اور ہماری عزیز ترین اولاد اور رشتہ داروں کو ہمارے سامنے قیمہ قیمہ کر دیا جائے۔ مگر یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ

ہمارے مذہبی معابد کی توہین ہو

ہم دنیا میں سلامتی اور امن کے مذہب کے علم بردار ہیں۔ لیکن اسلام ہمکو بے غیرتی اور ایسی رواداری کا سبق نہیں دیتا۔ جو ہمارے مذہبی حیات کی قاتل ہو

ریاست کے وہ نادان اہلکار جو مہاراجہ کو ایسی رائے دیتے ہیں۔ وہ اپنے آقا سے دشمنی کر رہے ہیں۔ خدا کے غضب کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔ وہ ایسے طور پر چلتی ہے کہ کچھ باقی نہیں رہنے دیتی۔ یہ یادگار ظلم و ستم کی یادگار ہوگی۔ یہ تو بمع ایک ویرانہ اور وحشت کدے کی صورت اختیار کر لے گی۔ جب خدا کا غضب آیا۔

مسلمانوں کا اب بھی فرض ہے کہ وہ اسلامی معاملات میں متحد ہو کر کام کریں۔ اگر ان میں کوئی جزئیات کا اختلاف ہے تو ہونے دو۔ اور اسے اختلاف امتی رحمتہ بنا دو نہ کہ اسے ایک لعنت قرار دو۔ جہاں اسلام کی حرمت اور بقا کا سوال ہو۔ جو شخص بھی صف اول میں علم اسلام لے کر کھڑا ہو جائے اس کے ساتھ ہو جاؤ۔ اور اس کی ہدایات پر عمل کرو۔ اس جنگ کے بعد گھر کے اختلافات کو مٹا لینا دیکھو یہ وقت کام کرنے کا ہے۔ اگر اب بھی تم نے اسی طرح ✻

ہسپانوی علاقہ میں ایک نیا خلیفہ

خلافت کی منسوخی

اور خلیفہ کے عزل نے خلافت کی تقسیم کا عجیب کام کیا ہے جگہ جگہ خلیفے بن رہے ہیں۔ اب ہسپانوی علاقہ میں ایک نئے خلیفہ کی تجویز ہو رہی ہے۔ چنانچہ ٹائمز کا نامہ نگار مقام طنجہ سے لکھتا ہے۔ کہ

"متعدد بار یہ اطلاع مل رہی ہے کہ حکومت ہسپانیہ مراکش کے ہسپانی علاقہ میں رسولی کو خلیفہ کے عہدہ کے لئے نامزد کرنے کی تجویز کر رہی ہے۔ یہ سچ ہے کہ حکومت ہسپانیہ کا یہ فعل ایک زبردست ضرب ثابت ہوگا۔ اسمیں شک نہیں کہ رسولی ہسپانوی علاقہ میں زبردست شخصیت رکھتا ہے۔ جہاں (امیر) عبدالکریم (غازی) نے ہسپانیہ والوں کے خلاف نظام مرتب کرنے سے فوری شہرت حاصل کرلی۔ وہاں رسولی پرانی گدی کا مالک ہے۔ اور آل رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے ہے علاوہ ازیں وہ ایک ہوشیار مدبر بھی ہے۔ اور اس کا اثر لوگوں میں ایک خفیہ احترام اور خوف کو لئے ہوئے ہے۔ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے وہ شمال مغربی مراکش کے قبائل پر زبردست حکومت قائم کرے گا۔ ہسپانیہ والے اپنی فوجوں کو ساحل پر لے آئینگے۔ اس صورت میں رسولی مغربی مراکش کا سلطان بن جائیگا۔ اور امیر عبدالکریم کو بھی آزادی کی نعمت سے متمتع ہونے کا موقع مل جائیگا۔ بشرطیکہ اس کے ساتھ مفاہمت ہوسکی۔ یہ ایک دلیرانہ حکمت عملی ہے۔ جس سے عمدہ نتائج کے پیدا ہونے کا امکان ہے۔ لیکن اس میں بہت سی مشکلات اور خطرہ کا سامنا ہوگا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا سلطان مراکش اپنے احترام و اقتدار کو صدمہ پہنچانے کے بغیر رسولی کو ہسپانوی علاقہ میں اپنا نمایندہ تسلیم کرسکتا ہے یا نہیں۔ علاوہ ازیں اس حکمت عملی کا اثر ملحقہ فرانسیسی علاقہ پر بھی پڑے گا۔"

شاہ افغانستان پر احمدی ہونے کا الزام

خوست کے علاقہ میں جو بغاوت اور شورش ہوئی ہے۔ پانیر کی سرحدی نامہ نگار نے حسب ذیل اسباب بیان کئے ہیں۔

افغانستان کی جدید اصلاحات و قوانین کی وجہ سے خست میں یہ شورش برپا ہوئی ہے۔ کیونکہ جدید نظام سے قبل کا سیاسی اور اقتصادی نظام تہ و بالا ہو جاتا ہے۔ پیشہ ہی ردعمل اور مزاحمت کے آثار نظر آرہے تھے۔ اور حکومت افغانستان کو اپنی ثناۃ ثانیہ کے اہم دور میں سے گذرنے کیلئے مخالف عناصر سے لازمی طور پر دوچار ہونا تھا۔ بلاشبہ خوست کی موجودہ بغاوت کی وجہ افغانستان کی جدید آئینی اصلاحات ہیں۔ نہ حکومت خوست سے گزشتہ ایام میں کوئی ایسی کارروائی ظہور پذیر نہیں ہوئی۔ جو اہل خوست کے لئے اسقدر موجب ناراضی ہوتی۔ کہ بغاوت و ہیجان کی نوبت آجائے۔ نظام منتخبی جدید منابط فوجداری کی تعزیری دفعات کے متعلق یہ خیال پیدا ہوگیا ہے۔ کہ وہ قدیم اور مسلم قانون شریعت کے خلاف ہے۔ کم از کم قبائل کے سرداروں اور علماء کا تو یہی فتوے تھا۔ کیونکہ وہ اس انقلاب قانون کی جدید تنظیم اور ججوں کے تقرر کو اپنے حقوق و اختیارات کا مفسدانہ اغتصاب تصور کرتے تھے۔ دور دراز تک اس امر کی اشاعت کی گئی ہے۔ کہ حکومت افغانستان بدنیت ہوگئی ہے۔ اس پر انواع و اقسام کے دلفریب جھوٹوں سے حاشیہ آرائی کی گئی ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت امیر غازی احمدی ہوگئے ہیں۔ انہوں نے مسجد میں عوام کے ساتھ نماز گزاری ترک کردی ہے۔ اور رمضان المبارک کے تیس روزوں میں تخفیف کرکے دس روزوں کا حکم دیدیا ہے۔ اس تبلیغ کا پہلا اثر یہ ہوا کہ احمدی دیہات اور افراد پر حملہ کردیا گیا۔ اس کے بعد یہ تحریک ترقی کرکے حکومت کے خلاف مظاہرات کی صورت میں نمودار ہوئی۔ افواج اور سرحدی چوکیوں پر حملے کردئے گئے۔ ابتدائے تحریک میں قبائل کے جرگوں کو ماتون میں دعوت دی گئی۔ ہیجان کو رفع کرنے اور سکون و اطمینان کی فضا پیدا کرنے کے لئے زبانی ترغیب اور بحث و تمحیص بے سود ثابت ہوئی۔ کرنیل قطب الدین جو اپنے علاقے میں قاضی کرنیل کے نام سے مشہور ہیں۔ قبائل کے چند آدمیوں کے ہاتھوں مقتول ہوگئے۔ چند اعلیٰ حکام کابل خوست کی طرف روانہ کئے گئے۔ تاکہ منگل قبیلہ کے ساتھ گفت و شنید کریں۔ لیکن یہ کوشش بھی بار آور نہ ہوئی افغانی فوج جانوں اور اسلحہ کے ایک گرانقدر نقصان کے بعد مکین گاہوں میں روپوش ہو رہی ہے۔ لاوران جو ٹوچی ایجنسی کے سرحدی علاقے پر قابض ہیں۔ منگل قبیلہ کے ساتھ شامل ہوگئے ہیں۔ اور انہوں نے متعدد سرحدی دستوں اور چوکیوں پر کامیاب حملے کئے ہیں۔

(الحکم) امیر صاحب پر احمدی ہونے کا الزام غلط اور بیہودہ ہے۔ اور یہ صرف ملانوں کی شرارت ہے۔ احمدی جماعت کو جو دکھ اور تکلیف افغانستان میں دیا گیا ہے۔ اسکا اظہار بھی تکلیف دہ ہے۔ اگرچہ ہم چاہتے ہیں کہ ساری دنیا احمدی ہوجائے اور وہ وقت آتا ہے کہ بادشاہ اس سلسلہ میں داخل ہوں۔ اور اس سلسلہ کی مخالفت دنیا میں عذاب الٰہی کے لانے کا موجب ہو رہی ہے۔ نادان اسے نہیں سمجھتے مگر حقیقت یہی ہے۔

امیر کابل احمدی سلسلہ میں داخل نہیں ہے۔ اور اگر اس کی قسمت میں یہ نیکی مقدر ہے تو کیا عجب یہ مخالفت کا طوفان اسے اس طرف متوجہ کرے۔ اور وہ سلسلہ کی کتابوں کو پڑھ کر کسی صحیح نتیجہ پر پہونچ جاوے۔ مگر اسوقت جو الزام لگایا گیا ہے۔ وہ محض مخالفت کی آگ سلگانے کیلئے اور احمدیت کو بدنام کرنے کیلئے ہے۔

خدا کی زمین کو ناپاک کرنیکا الزام

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں دیلم کے اس سیتھ گرہ کی بابت ایک نوٹ دیا گیا۔ جو اچھوتوں کو خاص سڑکوں پر چلنے کی ممانعت کے باعث ظہور میں آیا ہے۔ یہ معرکہ اب تک جاری ہے اور ہندو مذہب کی حقیقت کا عملی اظہار کر رہا ہے۔ حکومت وقتاً فوقتاً اپنے طرز عمل میں جو تبدیلیاں کرتی رہی ہے۔ اس نے ایک پیچیدہ صورت اختیار کرلی ہے۔ مندر کی طرف ایک نارنگا کر راستہ کو اسقدر تنگ کردیا گیا ہے۔ کہ ایک آدمی بمشکل گذر سکے۔ جس سے عوام کو بھی تکلیف ہو رہی ہے۔ جہانتک میرا خیال ہے حکومت لغو طور پر اس مقابلہ میں اتری ہے۔ خدا کی زمین پر سب کو چلنے کا حق حاصل ہے۔ سیتھ آگرہ کے ناظم نے روپیہ کیلئے اپیل کی ہے۔ والنٹر موجود ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان اچھوتوں کے اٹھانے میں ایک متحدہ طاقت سے کام کریں اور قدرت نے جو حق انکو دیا ہے وہ اسلام کی آغوش میں لیکر انکو عطا کریں۔

یادرفتگان

میرے زمانہ طالب علمی کے رفیق و آشنا جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری جو مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے برادر بزرگ تھے۔ یکم رمضان المبارک کو ظہر کی نماز پڑھتے پڑھتے واصل باللہ ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم بہت ہی مخلص اور متقی احمدی تھے۔ باوجود ایک قابل مولوی اور فاضل علوم عربیہ ہونے کے ہمیشہ انہوں نے پسند کیا۔ کہ اپنی محنت سے روٹی کما کر کھائیں۔ اپنی زمینداری خود کرتے تھے۔ اور عام ملانوں کی طرح کبھی انہوں نے مسجد نشینی اور ملاں گیری کو پسند نہ کیا۔ ملکانہ تبلیغ کے لئے جب ضرورت ہوئی تو وہ بھی تشریف لے گئے۔ خاکسار کے ساتھ ۱۸۹۹ء سے واقفیت تھی۔

حضرت اقدس نے بھی ان کا جنازہ پڑھا ہے۔ احباب بھی جنازہ غائب پڑھکر اپنے مرحوم بھائی کے لئے دعا کریں

مولوی صاحب کی وفات پر جناب مولانا بقاپوری اور مرحوم کے پس ماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل دے۔

یادگاری نمبر کے مزید خریدار

صفحہ اول پر جن احباب کے نام درج ہوچکے ہیں اس کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے اور درخواستیں بھیجی ہیں۔ مگر بعض جگہ سے ابھی تک ایک درخواست بھی نہیں آئی۔

۱۔ منشی غلام محمد جے۔ دی ٹیچر تعلیم الاسلام قادیان ۵ کاپی
۲۔ چوہدری مولوی محمد فضل صاحب چنگڑی ۵ ک
۳۔ چوہدری غلام احمد صاحب سب انسپکٹر تھانہ منڈی صادق گنج ۱۰ کاپی
۴۔ اے۔ کے احمدی شاہ جہاں پور ۵ کاپی
۵۔ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ گوکھوال ۱۰ کاپی
۶۔ عبدالکریم احمدی دفتر ڈی۔ اے۔ سی ۵ کاپی
۷۔ سکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ ۱۰۰ کاپی
۸۔ بدرالحسن سلیم کاتب الحکم ۲۵ کاپی
۹۔ زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ۵۰ کاپی

کیونکہ احمدی ہر گز دس روز دن کے فاقل نہیں۔ بلکہ وہ پورے مہینے کے روزے رکھتے ہیں۔ اس سے ازالہ ہوگا

کُل دُنیا میں تبلیغ سلسلہ کا ایک عمدہ موقعہ

آج کل لنڈن میں ایک شاہی نمائش ہو رہی ہے اس نمائش کے ساتھ ایک مذہبی کانفرنس بھی ہو گی جس میں مختلف مذاہب کے لیڈر اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں کریں گے۔

نمائش کی وجہ سے اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ قریباً ساری دنیا کی آبادی کا علمی مذاق رکھنے والا طبقہ اور تجارتی اور صنعتی کاروبار سے تعلق رکھنے والی جماعت اس موقعہ پر لندن جائے گی۔ اس سے بہتر موقعہ تبلیغ سلسلہ کا ہمارے لئے کیا ہو سکتا ہے؟

خدا کے فضل سے ہمارا مشن وہاں موجود ہے۔ کارکن موجود ہیں ضرورت کے داعی ہونے پر اور بہترین آدمی بھیجے جا سکتے ہیں۔ مگر سب سے بڑی ضرورت

لٹریچر کی ضرورت

ہے۔ اگر ہم کثرت سے اس موقعہ پر لٹریچر تقسیم کر سکیں۔ تو سلسلہ کو اکناف عالم میں پہونچانے کے لئے ایک زریں موقعہ ہم اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ لٹریچر کی کثرت اشاعت ہم سے مالی قربانی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ جب تک کئی لاکھ پمفلٹ۔ اشتہار وہاں شائع نہ کئے جائیں۔ کام نہ چلے گا اور کتابوں کی ایک کثیر تعداد نہ ہو۔ مقصد حاصل نہ ہو گا اور یہ سب باتیں ایک کثیر خرچ چاہتی ہیں۔ ایک طرف سلسلہ کے مستقل کام جو جاری ہیں۔ ان کے اخراجات ہیں۔ دوسری طرف یہ ایک وقتی ضرورت ہے۔ اس کے لئے کوئی تحریک جماعت میں ابھی تک نہیں کی گئی ہے۔ تاہم جماعت کو خود احساس چاہیئے۔ کہ اس موقعہ سے کیونکر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

کم از کم بیس ہزار روپیہ اس مقصد کے لئے چاہیئے اس سے پہلے چالیس ہزار کی تحریک جاری ہے۔ دوسرے الفاظ میں چالیس ہزاری تحریک کو ساٹھ ہزار کی تحریک بنا دیا جاوے۔

چونکہ وقت بہت کم ہے۔ اور جو کچھ ہمکو کرنا چاہیئے بہت جلد کرنا ہو گا۔ اس لئے جماعت کے کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ کسی باقاعدہ تحریک کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ اپنی جگہ اس ضرورت کا احساس کر کے کامیابی کے ساتھ اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے فرض کو ادا کرنے کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

کامیابی

نہایت خوشی سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ مکرمی سید بشارت احمد صاحب منصب دار و سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن نے امتحان میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہو گئے ہیں۔ احباب کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا (والحمد للہ علی ذالک) دوسرے احباب جنہوں نے ان کے ساتھ امتحان دیا تھا۔ ان میں سے بھی اکثر کامیاب ہو گئے ہیں۔ گرما کی تعطیلات کے بعد سید صاحب حیدرآباد میں شریک ہو کر کام کریں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ سید صاحب اور دوسرے دوستوں کے لئے زندگی کے اس نئے شعبہ میں کامیابی کی دعا کریں۔ اور یہ کہ سلسلہ کے لئے ان کا یہ کارو بار برکت اور موثر ہو۔ آمین

ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شر بینم

پہلے بھی الحکم میں شائع ہو چکا ہے۔ کہ اسلامی دنیا کا مطلع کچھ آلودہ ہو رہا ہے۔ اب جو خبریں مختلف ذریعوں سے آ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خوست کے علاقہ میں باقاعدہ بغاوت ہو چکی ہے۔ اور حکومت افغانستان کی فوج اس بغاوت کے فرو کرنے میں مصروف ہے۔ یہ وہی خوست ہے۔ جہاں کے رہنے والے ہمارے پیارے بھائی

صاحبزادہ عبد اللطیف شہید مرحوم تھے

خوست کے علاقہ میں سیدگاہ (سیدگی) نام ایک گاؤں کے وہ رہنے والے تھے۔ اس علاقہ میں اب بھی احمدی جماعت کے اکثر لوگ آباد ہیں۔ ان بیچاروں پر دوہری مصیبت ہے باغیوں کا ساتھ وہ نہیں دے سکتے۔ کہ بغاوت ہمارے مذہب اسلام میں جائز نہیں۔ اور یوں بھی ملاں لوگ ان کے سخت مخالف ہیں۔ اور حکومت علاقہ کی بغاوت کے فرو کرتے وقت ان باتوں کا لحاظ نہیں کرتی۔ کہ یہ لوگ اس میں شریک تھے یا نہیں۔

چنانچہ خود ہندوستان میں جب تاوانی ٹیکس لگائے گئے تو احمدی ابھی باوجود اپنے امن پسند اور امن بخش ہونے کے اس سے نہ بچ سکے۔ اس لئے خوست کے بھائیوں کے لئے خاص طور پر دعا کی جاوے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر طرح امن میں رکھے۔

غرض خوست میں بغاوت کا اثر بڑھ رہا ہے۔ بخارا میں بھی بغاوت ہو رہی ہے۔ اور جنگ و جدل کے آثار پائے جاتے ہیں۔ ملک الحجاز پر حملہ کی تیاریاں ابن مسعود کر رہا ہے۔

ادھر ٹرکی کی حالت بھی بہتر نہیں وہاں سول وار کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور جلاوطن خاندان خلافت اپنی کوششوں میں مصروف ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کا داخلہ قسطنطنیہ میں اسی حیثیت سے ہو جس طرح پہلے ہو چکا ہے۔ ہندوستان میں خلافت کے سوال نے ایک سنجیدہ صورت اختیار کر لی ہے۔ غرض جدھر دیکھو حالات نازک نظر آتے ہیں۔

شائقین اکسیر الاجسام

پیشتر ازیں الحکم مطبوعہ ۲۸ راپریل میں ایک مراسلت کے ذریعہ خریداران اکسیر الاجسام سے عرض کیا گیا تھا۔ کہ چونکہ موسم بہار قریب الاختتام ہے۔ درخواستیں معینہ تعداد کے مطابق میرے پاس نہیں پہونچیں۔ ۱۵ رمئی تک بھی اگر یہ تعداد پوری کر دی گئی تو میں دوائی تیار کر سکوں گا۔ اس کے بعد چند احباب نے پر از اشتیاق لہجہ میں نئی درخواستیں بھیجکر دریافت کیا ہے۔ کہ کیا اب بھی تعداد پوری ہوئی ہے یا نہیں۔ اس لئے میری طرف سے ان کی خدمت میں شکریہ کے بعد جواب نفی میں ہے ہاں زیادہ سے زیادہ ان کے اشتیاق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس قدر ہو سکتا ہے کہ آخر مئی تک مزید درخواستوں کا اور انتظار کیا جائے۔ خواہ مجھے ان چیزوں کے بہم پہنچانے میں جن کا موسم بہار سے تعلق ہے۔ دقت ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے۔ اب خریداران کی ہمت اور قدر دانی پر موقوف ہے۔ ورنہ انہیں آئندہ سال کا انتظار کرنا پڑے گا۔ والسلام

خاکسار
منیجر اکسیر الاجسام

ناظر تعلیم و تربیت کا اعلان

نظارت تعلیم و تربیت کی بعض اشد ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اساتذہ ایک سال وقف کر کے مشکور فرماویں

نظارت ہذا کے ماتحت مدارس میں۔ ایس۔ ڈی۔ جے۔ ڈی مولوی فاضل ٹرینڈ اساتذہ کی از بس ضرورت ہے۔ اگر جماعت سے ایسے اساتذہ ایک ایک سال کی رخصت لے لیں۔ تو نظارت ان کی خدمات سے یا معاوضہ فائدہ اٹھا کر اپنی ایسی فوری ضرورتوں کو پورا کر سکتی ہے۔ جن کے پورا ہونے کے بغیر اس کے بعض مدارس کا قیام ہی ممکن نہیں۔ اتنے عرصہ یا انہی اساتذہ کو ان کی پوری تنخواہ پر انہیں مستقل رکھ لے گی۔ یا ان کی جگہ پر ایسے لوگ تیار کر لی جو نسبتاً کچھ تھوڑے سے معاوضہ پر راضی ہو کر مدرسہ احمدیہ میں للّٰہ دینی اور تربیتی خدمت ادا کر لیا کوئی ایسے دردمند مخلص دل ہیں جو تھوڑی قربانی کر کے اس تجویز پر لبیک کہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

مسلمانانِ ہند کو دعوت

دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے۔ جن میں سے ایک ذلت بھی ہے۔ زمین پر کوئی بلا نازل نہیں ہو سکتی۔ جب تک آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور جب آسمان پر فیصلہ ہو جائے تو زمین اسکو نافذ ہونے سے روک نہیں سکتی۔ پس تم ہر مصیبت کے وقت آسمان والے کی طرف جھکو۔ تا وہ تم پر رحم کرے۔

آج کل دنیا کا ہر خطہ مصائب میں گرفتار اور ہر ملک آفات کا شکار بن رہا ہے۔ اگر جاپان زلازل کا نشانہ بن رہا ہے تو یورپ خانہ جنگیوں سے تباہ ہو رہا ہے۔ اور اگر ایشیا میں نئی نئی وبائیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ تو جزائر بھی اس سے محفوظ نہیں۔ الغرض کرۂ ارض خدا کی نظر میں مقہور اور دنیا کے انسان قابل سرزنش بن رہے ہیں۔ لیکن کیوں؟ اور کس لئے؟ کیا اب وہ خدائے رحمان نہیں جو پہلے تھا۔ اور کیا وہ اب رحم چھوڑ بیٹھا ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس کے صفات رحم و کرم نہیں بدلا کرتے۔ جب تک ان کا مورد اپنے اندر تغیر نہ کرے چنانچہ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔

پس نہیں کہہ سکتے کہ اسمیں تبدیلی ہوئی ہے۔ جب تک انسانوں کے اعمال۔ افعال۔ کردار۔ اطوار نہ بگڑ جاویں۔

پس مسلمانوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کا موجودہ سلوک ان کی بدکرداری۔ گمراہی راہ حق سے روگردانی کی بین دلیل ہے جس کا خود حساس طبقہ احساس کر رہا ہے۔

مسلمانوں کی حکومتیں تباہ اور ریاستیں برباد ہو چکیں۔ اندرونی اختلافات نے ان کو بیگانے کی نظر میں حقیر و ذلیل کر دیا۔ عزت و وقار۔ ننگ و ناموس کی پاسداری کو کھو بیٹھے۔ اخلاق فاضلہ سے کوسوں دور۔ احکام الٰہی کی بجاآوری میں پرلے درجہ کے سُست۔ اسلام کو کھیل سمجھ رہے ہیں۔ ترقی دنیا کے لئے سرگرداں ہیں۔ مگر اس میں بھی ناکام نہ ہو۔ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ

ان تمام حالات کی موجودگی میں ضرور تھا۔ کہ آسمان ابر رحمت برساتا اور دنیا کی اصلاح و بہبودی کے لئے کوئی ریفارمر مبعوث فرماتا۔ سو اس نے ایسا کیا اور اس کی بعثت کے لئے مجمع الادیان ملک ہند کو انتخاب فرمایا۔ وہ فرستادہ خدا آیا۔ اور اپنا کام کر کے اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملا۔ مگر افسوس ان پر جو ابھی تک آسمان کی راہ تکتے ہیں۔ اور کسی موہوم موعود کے منتظر ہیں۔ ہلاک ہو گئے۔ وہ لوگ جنہوں نے خدا کے نبی کی تکذیب کی۔ برباد ہو گئیں۔ وہ قومیں جو اس سے برسرپیکار ہوئیں۔

مسلمانو! تمہارے لئے کس قدر خوشی کا مقام تھا۔ کہ خدا نے تمام قوموں کی امیدوں کے برخلاف تم میں سے تمہارا امام پیدا کیا۔ مگر تم نے اس کی قدر نہ کی اور بہتیرے اس کی مخالفت پر اڑے رہے۔ اور یہ ہونا ضرور تھا۔ تا تقدیر کے نوشتے پورے ہوں۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر تقدیر الٰہی کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ وہ وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کہ جب تمہاری نسلیں اس موعود کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھیں گی۔ اور جس طرح فرعون یزید کی طرف منسوب ہونے والے مفقود ہیں۔ تمہاری نسلیں تم سے بیزار ہونگیں۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ آسمانی قضا ہے۔ ابن آدم اس کو بدل نہیں سکتا۔ سوائے اس کے وہ خدا کی طرف جھک کر اس کے مرسل کی تابعداری کر کے اس کو راضی کر لے۔

مسلمانو! تم ہمیں اپنا دشمن سمجھتے ہو۔ مگر خدا جانتا ہے۔ کہ ہمارے دل تمہارے لئے بریاں اور آنکھیں گریاں ہیں۔ اے خدا دہ دن جلد لا۔ کہ تیرے حبیب کے نام لیوا وحدت کی رسی میں منسلک ہو کر اعداء کے لئے صاعقہ بجاں ہوں

واحد خدا کے پرستارو! میں تم پر یاس و ناامیدی کو غالب دیکھتا ہوں۔ تم کہتے ہو۔ کہ خلافت جاتی رہی۔ حکومت اسلامی مٹ گئی۔ عالم اسلام پر زلزلہ آگیا۔ ہم اپنے وطن میں ذلیل ہو گئے۔ مگر پیارو! یہ سب حوادث اس لئے نہیں آئے کہ تم مایوس ہو جاؤ۔ بلکہ تم کو بیدار کرنے کے لئے نازل ہوئے ہیں۔ یقیناً خدا ماں سے زیادہ رحمدل اور باپ سے زیادہ شفقت کرنے والا ہے۔ پس تم ناامید مت ہو۔ اگر تم اس کے ہو جاؤ۔ اور اس کو راضی کر لو۔ تو وہ بہت جلد تمہاری حالت زار و زبوں کو بدل سکتا ہے۔ تم خدا کے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے ہو۔ کوئی باغبان اپنے درختوں کو تباہ نہیں کرتا۔ مگر جب وہ ناقابل ثمر ہو جائیں۔ پس تم بارآور درخت بنو۔ تا ہمیشہ کے لئے باقی رکھے جاؤ۔

ما یفعل اللّٰہ بعذابکم ان شکرتم و اٰمنتم وکان اللّٰہ شاکرا علیما۔ گاندھی ایک ہوشیار دنیا دار ہے۔ لیکن تم نے اس کو جو آسمان سے آیا تھا۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور حقیر سمجھا۔ اور گاندھی کی اتباع کو کامیابی کی کلید خیال کیا۔ اور اس کے لئے وہ وہ القاب پسند کئے جن سے اسلام کی توہین ہوتی تھی۔ پس غیور خدا نے نہ چاہا۔ کہ تم اس کے پیارے کی ہتک کر کے اپنے ارادوں میں کامیاب ہو۔ لہٰذا ہر میدان میں تم کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

مسلمانو! میں بصیرت کی راہ سے کہتا ہوں۔ کہ تمہاری ترقی کے ذرائع کچھ اور ہی ہیں۔ یقین جانو! تمہاری ترقی کا راز اسلامی مسیح کی اتباع میں سربستہ ہے۔ تمہارے لئے وہی راستے کھلے ہیں۔ جن پر چل کر صحابہ کرام نے دنیا کو کھا لیا۔ اور تھوڑے ہو کر دنیا کو مغلوب کر لیا۔ خدا نے تم کو وہ کتاب اور وہ رسول دیا ہے۔ کہ جس کے ہوتے ہوئے تم پر مشرک و غیر مسلم کی پیروی حرام ہے۔ تمہاری دنیاوی ترقی بھی قرآن کو علیحدہ کر کے محال ہے۔ پس تم اپنی کامرانی و کامیابی اسلامی احکام کے پس پشت ڈالنے میں مت سمجھو۔ بلکہ ان کی بجاآوری میں جانو۔ اگر تم اسلام پر کاربند ہو جاؤ۔ اور اس کے حکموں کو پورے طور پر بجا لاؤ تو یقیناً تم کُلُوْا مِنْ فَوْقِھِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِھِمْ (وہ ضرور کھا جاتے اپنے سے اعلیٰ اور ادنیٰ

شکریہ قبول ہو

عزیز مکرم مجاہد مصری کی علالت کی خبر شائع ہونے پر بہت سے دوستوں نے بذریعہ خطوط مجھ سے دریافت کیا۔ اور انہوں نے نہایت تضرع اور ابتہال سے اپنے غریب الوطن خادم کے لئے دعائیں کیں فرداً فرداً ان کے خطوط کا جواب دینا میرے لئے اپنی مصروفیت کی وجہ سے مشکل ہے۔ میں ان سب کا شکر گذار ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو اجر عظیم دے۔ اور ہر قسم کی آفات اور ابتلاؤں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

مجاہد مصری کے تار سے معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے پہلے کی نسبت اچھا ہے۔ پاؤں پر سے جو موٹر گذر گئی تھی اسے آرام ہے۔ اگرچہ پورے طور پر ابھی آرام نہیں ہے۔ میں اپنے مولیٰ پر بھروسہ رکھتا ہوں کہ وہ عزیز مکرم کو اپنے فضلوں کا ہر طرح وارث کریگا۔ اور سلسلہ کی خدمت کے لئے بیش از بیش توفیق دیگا۔ احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس کے بھائیوں کے لئے بھی دعا کی جاوے۔ کہ وہ سب کے سب خادم دین ہوں۔

عرفانی

درخواست دعا

۱۔ میڈیکل سکول امرتسر کے احمدی طلباء جو امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے دعا کی جاوے۔

۲۔ سید رشید احمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن آئی۔ ایم۔ ڈی میڈیکل سکول امرتسر نے پوسٹ گریجویٹ کورس کا امتحان دینا ہے احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

۳۔ سیٹھ حاجی ایم ابراہیم سکندرآبادی بعض کاروباری مشکلات میں ہیں ان کی کامیابی کے لئے متواتر دعا کی جاوے۔ ان کی ایک بیٹی جو بہت ہی مخلصہ احمدی خاتون ہے۔ وہ بیمار رہتی ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی جاوے۔

۴۔ خاکسار (کاتب الحکم) کے والد صاحب جو ایک عرصہ دراز سے کاروباری مشکلات میں ہیں ان کی کامیابی کیلئے اور والدین کی نظر ببب نقاہت کے کمزور ہو گئی ہے انکی بصارت کیلئے دعا فرمائی جاوے۔ (ناقل بدر الحسن کاتب)

سیرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ و سوانح لکھنے کا جو شوق میرے دل میں رہا ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز رہیگا اس کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ انسان کے بہت سے ارادے اس کے دل و دماغ ہی میں رہ جاتے ہیں۔ اور وہ کبھی عملی صورت نہیں پاتے۔ اس لئے کہ ارادوں کا پورا ہونا اللہ تعالےٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔

کچھ عرصہ گذرتا ہے کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی **سیرۃ** کا کام **حیات النبیؐ** کے نام سے شروع کیا۔ مگر اس کے دو نمبر نکل کر آگے نہ نکل سکے۔ دراصل میرا ارادہ یہ تھا کہ میں **۱۰۰ صفحہ** ماہوار کا ایک رسالہ **سیرۃ** کے نام سے شائع کروں۔ لیکن میری گوناگوں مصروفیتوں اور مرکز سے غیر حاضری سدراہ ہوئی۔

گذشتہ سال واپس آکر پھر اس خیال نے چٹکی لی۔ اور میں نے چاہا کہ **حضرت مسیح موعود** علیہ السلام کے **شمائل و اخلاق** کی جلد شائع کردوں۔ مگر اس اثناء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی **سیرۃ المہدی** کا اعلان ہوا۔ اور میں نے مناسب سمجھا کہ اس کی جلد نکل جاوے۔ جس قابلیت اور عمدگی کے ساتھ یہ جلد مرتب ہوئی ہے اس کے بعد مجھے اپنے کام سے سبکدوش ہو جانا چاہیئے تھا۔ مگر محض اس خیال سے کہ **میرا نقطہ نظر** اور ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جس قدر **سیرتیں** شائع ہوں کم ہیں۔ میں نے اپنے **ثواب** اور **مقصد** کو ہاتھ سے نہ دینا چاہا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے **حیات النبی** کی قدر افزائی جن الفاظ میں کی اس نے میرے حوصلہ کو بلند کر دیا۔ اور میں نے چاہا کہ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ تو اسے مکمل کردوں۔ حضرت صاحبزادہ نے لکھا کہ

"دراصل حیات النبی ہی وہ تصنیف ہے جو اسوقت تک حضرت مسیح موعود کے سوانح و سیرۃ میں ایک مستقل **تصنیف کے طور پر شروع کیگئی ہے۔ اسکی دو جلدیں** شائع ہو چکی ہیں اور قابل دید ہیں"

اور **حضرت** خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ مجھے حضرت مسیح موعود کا سوانح نگار لکھ چکے ہیں۔ اس لئے میری آرزو یہی ہے کہ میں اس **نام** کا اہل ہو کر دنیا سے اٹھوں اور خدا تعالےٰ مرنے سے پہلے مجھے توفیق دیدے کہ میں یہ کام کر سکوں۔ احباب بھی میرے لئے دعا کریں۔

غرض **سیرۃ المہدی** کی اشاعت کیوجہ سے میں نے سیرۃ مسیح موعود کی جلد اخلاق و شمائل کو پیچھے ڈالا۔ اور یہ بہت مفید ہوا۔ کیونکہ اس سے مجھکو بہت مدد ملی۔ شمائل و اخلاق کی جلد یا تو سو صفحہ سے کم میں نہ آئیگی۔ اس لئے میں نے اسے تین حصوں پر منقسم کر دیا۔ جن میں سے پہلا حصہ اب طیار ہے۔ ہر ایک جلد ۱۶۰ صفحہ کی ہوگی۔ اور ہر جلد کی قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ چونکہ تجربہ ہو گیا ہے۔ کہ کتابوں کی بہت تھوڑی تعداد نکلتی ہے۔ اس لئے میں نے اسی قدر جلدوں کے چھاپنے کا انتظام کیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ جلد درخواستیں بھیجدیں۔ تاکہ شائع ہوتے ہی بذریعہ وی پی بھیج دیجاوے۔ جو لوگ پیشتر سے سیرۃ کے خریدار ہیں۔ ان کے نام اسقدر جلدیں۔ جس کے وہ پہلے سے خریدار ہیں بھیجدی جائیں گی۔ اور آئندہ اس کا نام حیات النبی کی بجائے سیرۃ مسیح موعود ہی رہیگا۔ اخلاق و شمائل کے اس جلد کے بعد حیات النبی کا تیسرا نمبر شائع ہوگا۔ اور اس میں کوشش کی جاویگی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چالیس سالہ زندگی تک کے واقعات ختم ہو جائیں مجھے زوردار الفاظ میں اس تحریک کو نہیں کرنا کہ میں پہلے سے اسکا مکلف ہوں۔ کہ جذبات آفریں الفاظ سے اثر پیدا کیا جاوے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے محبوب ہیں اور کون ہے، جو اپنے محبوب کے شمایل و اخلاق و حالات کا مطالعہ ضروری نہ سمجھے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ دوستوں کو ہدیہ دیجاوے۔

خاکسار:- **عرفانی**

ہزار دوا اور شفا پاؤ ہزار دوا اور شفا پاؤ ہمالیہ

مشکلیں آساں ہو میں دکھ دور ہو جاتے رہے

ایمعجون شاہی یا اکسیر جریان: خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل توجہ اور محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے عطا فرمائی۔ جو کہ جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فی الواقعہ ایک اکسیر ہے۔ اور لطف یہ کہ باوجود مسکے ہونے کے مقوی باہ بھی ہے۔ بچپن کی بداعتدالیوں اور غلط کاریوں کے جملہ بد نتائج کی اصلاح کرنے میں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے۔ قیمت فی یاد عہ

۲۔ روغن اکسیر اعصاب: بعض حالتوں میں اس معجون کے استعمال کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی، ضعف اور کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کرنے کیلئے بجلی کا کام دیتا ہے۔ فی شیشی روغن اکسیر اعصاب عہ

۳۔ کشتہ طلا: جسکو ہم نے نہایت محنت اور احتیاط سے طیار کیا ہے پھر اسمیں یاقوت اور کشتہ فولاد شامل کرنے سے اس کی قوت اور طاقت میں اور بھی چار چاند لگ گئے ہیں۔ اس کے فوائد بیان کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے مختصر اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین لکھدیا جاتا ہے جو کہ یہ ہے۔ سونا۔ دل۔ دماغ حرارت عزیز کو تقویت دینے والا۔ فہم اور فکر کو تیز کرنے والا معدہ جگر اور تلی کے ضعف کو دور کرنیوالا امراض سوداوی خفقان توحش ہم غم حزن جنون دوار صرع کو نفع دینے والا ضعف باہ اور ضعف گردہ کو رفع کرنیوالا قلب میں اسقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خواہ نخواہ ہنسنے کو دل چاہتا ہے الغرض عجیب و غریب چیز ہے۔ اس نادر تحفہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے قیمت فی خوراک ۶ اور سینکڑہ خوراک عہ

۴۔ حب مقوی اعصاب: یہ گولیاں ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب میں واقعی مسیحائی اثر اپنے اندر رکھتی ہیں۔ ضعف باہ ضعف دماغ اور ضعف معدہ کیلئے اکسیر ہیں۔ باقاعدہ مسہلوں کے بعد مایوس العلاج مریض لقوہ وغیرہ مرضوں میں مبتلا بھی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہیں۔ قیمت فی سینکڑہ عہ ایک روپیہ میں ۱۶ گولی

۵۔ اکسیر سوزاک: سالہا سال کی تلاش اور تجربہ کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے۔ جو کہ نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ عہ

۶۔ سرمہ مرواریدی: یہ سرمہ بصارت کیلئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے جو انوں کی نقص بصارت کو دور کرتا ہے۔ اور بوڑھوں کے لئے از سر نو نور بصارت عطا فرماتا ہے۔ پرانے نکروں کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ کیوں نہ ہو نہایت قیمتی اجزاء مروارید اور مامیران وغیرہ سے تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی تولہ للعہ روپیہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں۔ اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ بھی آپ کی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے۔ اخلاص اور محبت سے تیار کی گئی۔ او دیہ بیماروں کے لئے مفید ہوگی۔ (مرزا محمود احمد)

ملنے کا پتہ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ